137791-خاوند نماز فجر کے لیے بیدار نہیں ہوتا کیا بیوی جماع سے رک جائے

سوال

میں ایک ایسے شخص سے شادی شدہ ہوں جو الحمد للہ دین کا التزام کرنے والا ہے، اور اس میں بہت خیر ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کی نیند بہت گہری ہے، وہ نماز فجر کے لیے آسانی سے بیدار نہیں ہوتا.

اور غالبا جب وہ جنابت کی حالت میں ہو تو بیدار نہیں ہوتا، کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے ؟

میں یقینی طور پر جانتی ہوں کہ میں جتنی بھی کوشش کر لوں وہ نماز کے لیے بیدار نہیں ہوتا، اور خاص کر جب سفر سے آیا ہو یا تھکا ہوا ہو، اور کیا نماز کے لیے میں ہم بستری سے رک سکتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

جب مرد اپنی بیوی کو ہم بستری کی
دعوت دے تو اسے خاوند کی اطاعت کرنا فرض ہے، کیونکہ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ
رضی اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر
بلائے تو وہ انکار کر دے اور خاوند ناراض ہو کر رات بسر کرے تو صبح ہونے تک فرشتے
عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1436).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جب خاوند ہم بستری کے لیے بلائے تو
بیوی کو اس کی اطاعت کرنی چاہیے، کیونکہ یہ فرض اور واجب ہے...

جب وہ خاوند کی اطاعت سے انکار کرتے
ہوئے ہم بستری نہیں کرتی تو وہ نافرمان اور بد دماغ کہلائیگی، جیسا کہ اللہ سبحانہ

وتعالى كا فرمان ہے :

**.{اور جن عورتوں كى نافرمانى اور
بدماغى كا تمہيں ڈر ہو انہيں نصيحت كرو، اور انہيں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہيں
مار كى سزا دو، پھر اگر وہ تابعدارى كريں تو ان پر كوئى راستہ تلاش نہ كرو}**.النساء
(34)انتہى

ديكھيں : الفتاوى الكبرى (145/3 –
146).

اور اگر اس كے بعد خاوند سو جائے تو
بيوى كو چاہيے كہ وہ اسے نماز فجر كے ليے بيدار كرے، اور اگر وہ بيدار نہيں ہوتا
اور اس ميں كوتاہى كرتا ہے تو اس كا گناہ خاوند كو ہوگا، بيوى كو كوئى گناہ نہيں.

اس ليے بيوى كو چاہيے كہ وہ اپنے اوپر
جو حق واجب ہے اس كى ادائيگى كرے، خاوند اپنى نماز كا خود ذمہ دار ہے، اور اگر وہ
اس ميں كوتاہى كرتا ہے تو يہ اس كى كوتاہى شمار ہوگى بيوى كى نہيں.

فقہاء كرام نے اس مسئلہ كے برعكس
مسئلہ كا حكم بيان كيا ہے جو يہاں مفيد ہے :

رملى رحمہ اللہ كہتے ہيں :

اگر خاوند كو علم ہو جائے كہ جب وہ
بيوى سے رات كو ہم بسترى كريگا تو وہ فجر كى نماز كے ليے غسل نہيں كريگى بلكہ نماز
فوت ہو جائيگى، ابن عبد السلام كہتے ہيں : اس پر بيوى سے ہم بسترى حرام نہيں ہوگى،
بلكہ وہ اسے نماز كے وقت غسل كرنے كا حكم دے گا.

اور فتاوى الاحنف ميں بھى ايسے ہى ہے
" انتہى

ديكھيں : حاشيۃ الرملى على اسنى
المطالب (430/3).

اور نوازل البرزلى ميں درج ہے :

"عزالدین سے یہ بھی دریافت کیا گیا
کہ: جس شخص کے لیے رات کے علاوہ بیوی کے قریب جانا ممکن نہ ہو، اور اگر وہ رات کو
مباشرت کرے اور بیوی نے صبح تک غسل مؤخر کر دیا حتی کہ سستی کی بنا پر وقت بھی نکل
گیا تو کیا خاوند کے لیے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں چاہے اس سے نماز میں خلل بھی ہو
؟

ان کا جواب تھا:

"خاوند کے لیے رات کے وقت مباشرت
کرنی جائز ہے، اور وہ بیوی کو غسل کر کے فجر کی نماز ادا کرنے کا کہے گا، اگر تو وہ
اس کی اطاعت کر لے تو وہ دونوں ہی سعادتمند ہونگے لیکن اگر بیوی مخالفت کرتی ہے اور
غسل نہیں کرتی تو خاوند کے ذمہ جو واجب تھا اس نے ادا کر دیا" انتہی

دیکھیں: فتاوی البرزلی (202/1).

حاصل یہ ہوا کہ: آپ کے لیے اپنے
خاوند سے ہم بستری کرنے سے رکنا جائز نہیں، پھر آپ کو چاہیے کہ اسے نماز کے لیے
بیدار کریں، اور اگر وہ نماز میں کوتاہی کرتا ہے اور وقت پر ادا نہیں کرتا تو آپ پر
کوئی گناہ نہیں.

واللہ اعلم.